صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 30 اگست 2019ء بمطابق 28 ذی الحج 1440 ہجری صبح گیارہ بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اوراس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔
اَلرَّحْمٰنُ ۙ o عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ o خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ o عَلَّمَهُ الْبَیَانَ o اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ o وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ یَسْجُدٰنِ o وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِیْزَانَ ۙ o اَلَّا تَطْغَوْا فِی الْمِیْزَانِ o وَاَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ o وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۙ o فِیْهَا فَاکِهَةٌ ۙ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَکْمَامِ۔

(ترجمہ): شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بے انتا مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔ نہایت مہربان اللہ نے اس قران کی تعلیم دی ہے اسی نے انسان کو پیدا کیا اور اسے بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب کے پابند ہیں اور تارے اور درخت سب سجدہ ریز ہیں۔ آسمان کو اس نے بلند کیا اور میزان قائم کر دی اس کا تقاضا یہ ہے کہ تم میزان میں خلل نہ ڈالو انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو۔ زمین کو اس نے سب مخلوقات کے لئے بنایا اس میں ہر طرح کے بکثرت لذیذ پھل ہیں، کھجور کے درخت ہیں جن کے پھل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں۔ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیم۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ کو ئسچنز آور تو کل ہم نے فیصلہ کیا تھا کہ آج Suspend کریں گے اور۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: یہ ڈیفر ہو گئے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: 'Leave Applications': Item No. 03: جناب محمد عبدالسلام صاحب، ایم پی اے 30 اگست کے لئے، حاجی انور حیات، خان ایم پی اے 30 اگست، محترمہ ثمر بلور صاحبہ، ایم پی اے 30 اگست، جناب شکیل بشیر خان، ایم پی اے 30 اگست، جناب شہرام خان ترکئی، وزیر بلدیات 30 اگست، جناب عزیز اللہ خان، ایم پی اے 30، جناب محب اللہ خان، وزیر ایگریکلچر آج کے لئے، سردار محمد یوسف صاحب، ایم پی اے آج کے لئے۔ Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave granted.

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب سپیکر: آج جو ہم نے بارہ بجے کشمیر کے ساتھ Solidarity کے لئے باہر نکلنا ہے، آدھے گھنٹے کے لئے ہم دس منٹ پہلے اجلاس کو ایڈجرن کر لیں گے اور باہر Assemble ہوں گے، اس کی ترتیب ہم نے تھوڑی بدلی ہے کیونکہ اس میں بہت سارے لوگ شریک ہو رہے ہیں، اسمبلی کا سٹاف بھی اس میں ہے، سیکرٹریٹ کا سٹاف بھی اس میں شامل ہو رہا ہے اور سی ایم سیکرٹریٹ کا سٹاف بھی شامل ہو رہا ہے، گورنر سیکرٹریٹ کا سٹاف بھی آ رہا ہے تو یہ Thousands میں لوگ بن جاتے ہیں، تو اب ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ گیٹ سے نکل کر ہم Left کی طرف موو کریں گے بجائے Right کی طرف اور اگلے چوک تک ہم چلے جائیں گے، فرنٹ پر ہمارے وزیر اعلیٰ بھی آ رہے ہیں، گورنر صاحب، لیڈر آف دی اپوزیشن، پارلیمنٹری لیڈرز، میں خود، سب فرنٹ پر ساتھ رہیں گے، ساتھ ہمارے ایم پی ایز اور پیچھے جتنے بھی سٹاف کے لوگ ہیں، یہ ہم باہر جائیں گے، اکھٹے جائیں گے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: آئٹم نمبر 7، کال اٹینشن: صاحبزادہ ثناء اللہ خان ایم پی اے، آئے ہوئے ہیں۔ Humaira Khatoon Sahiba, MPA, to please move her call attention notice No. 554 in the House. Madam Humaira Khatoon Sahiba.

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میرے کال اٹینشن کا موضوع ہے، صوبائی حکومت فوری طور پر کیبل نیٹ ورک پر بھارتی فلموں کی نمائش اور بھارتی مصنوعات کی تشہیر کا سلسلہ فی الفور بند کرنے کے اقدامات جاری کرے،اس کے لئے عرض ہے:

میں وزیر برائے محکمہ اطلاعات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں،وہ یہ کہ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی افوج نے ظلم اور بربریت کا جو بازار گرم کر رکھا ہے،اس کے نتیجے میں مقبوضہ کشمیر کے اندر گزشتہ تین ہفتوں کے مسلسل کرفیو کی وجہ سے نہ صرف بنیادی انسانی حقوق بری طرح پامال ہو رہے ہیں بلکہ بھارتی افواج کی اشتعال انگیزی، مقبوضہ کشمیر سے پاکستان کے زیر انتظام آزاد کشمیر کی لائن آف کنٹرول تک پہنچ چکی ہے اور بارڈر پر آئے روز گولہ باری اور شدید شیلنگ کا سلسلہ جاری ہے۔ اس کشیدہ اور نازک صورتحال کے تناظر میں میں یہ مطالبہ کرتی ہوں کہ صوبائی حکومت فوری طور پر کیبل نیٹ ورک پر بھارتی فلموں کی نمائش اور بھارتی مصنوعات کی تشہیر کا سلسلہ فی الفور بند کرنے کے احکامات جاری کرے اور کابینہ سے میری یہ گزارش ہو گی کہ آج چونکہ ہم ایک فقید المثال مظاہرہ کریں گے اور اس کے لئے ہم ان کے ساتھ اظہار یکجہتی منارہے ہیں، تو میری صوبائی کابینہ سے اور سی ایم صاحب سے یہ درخواست ہو گی کہ وہ اپنے میڈیا کے بیانات میں اس چیز کو فوکس رکھیں اور اس چیز پر خصوصی بیانات آنے چاہئیں کہ ہم عوام سے یہ اپیل کریں کہ ہمارے کرنے کا کام اور اس وقت میرے خیال میں سب سے بڑا جہاد یہی ہے کہ ہم ان کی چیزوں کا بائیکاٹ کریں اور ان کے کیبل نیٹ ورک کو بند کر دیں۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ ضیاء اللہ بنگش صاحب!

جناب ضیاء اللہ خان (مشیر برائے ابتدائے وثانوی تعلیم): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: مائیک کھولیں ضیاء اللہ بنگش صاحب کا، یہ سسٹم اپنا ٹھیک کریں، پلیز۔

مشیر برائے ابتدائے وثانوی تعلیم: جی جناب سپیکر، بالکل میڈم کی بات سے Agree کرتے ہیں اور Already حکومت نے، مرکزی حکومت اور صوبائی حکومت کی طرف سے کشمیر کے حوالے سے ایک لائحہ عمل جاری ہو چکا ہے اور جو فلموں کے حوالے سے اور باقی جو کیبل کے حوالے سے ہے، ان شاء اللہ ہم ان کے ساتھ Agree بھی کرتے ہیں اور یہاں اگر انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ سے لوگ ہوں تو سر! آپ ان کو اپنی طرف سے وہ جاری کر دیں۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا جوڈیشل اکیڈمی مجریہ 2019 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 08. Consideration of the Khyber Pakhtunkhwa, Judicial Academy (Amendment) Bill, 2019. The Advisor to Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Judicial Academy (Amendment) Bill, 2019, may be taken into consideration at once.

Mr. Zia Ullah Khan {Advisor (Elementary & Secondary Education)}: Thank you Janab Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Judicial Academy (Amendment) Bill, 2019, may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Judicial Academy (Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Amendments in Clauses 1 to 5 of the Bill. Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 5 of the Bill, therefore the question before the House is that Clauses 1 to 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 5 stands part of the Bill. Preamble and Long Title also stands part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا جوڈیشل اکیڈمی مجریہ 2019 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Advisor to Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Judicial Academy (Amendment) Bill, 2019, may be passed.

Advisor (Elementary & Secondary Education): Ji, Janab Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Judicial Academy (Amendment) Bill, 2019, may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Judicial Academy (Amendment) Bill, 2019 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

اب جو ہماری ڈسکشن جاری تھی، اس میں جو وائنڈاپ ہوا، کشمیر ہوا تھا نا؟ توPrice hike کے اوپر۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، نگہت بی بی۔

رسمی کارروائی

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ سر! اگر آپ ٹائم دیکھیں تو ساڑھے گیارہ بج گئے ہیں اور دس منٹ کم بارہ بجے آپ نے کہا تھا کہ یہاں سے نکلیں گے تو ایک بندے کو بھی موقع نہیں ملے گا اور اس کا مطلب ظاہر ہے کہ اس کا کوئی Impact ہو گا، تو میرا خیال ہے کہ اگر یہاں پر جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، میری Suggestion ہے کہ اگر کوئی Important points of order اگر آپ لے لیں یا کوئی ایسی توجہ دلاؤ ہے تو اگر آپ وہ لے لیں تو میرا خیال ہے یہ بہتر رہے گا اور سر! ایک اور گلہ کرنا تھا، ایک اور گلہ یہ کرنا ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کو ہمیشہ سی ایم صاحب Ignore کرتے ہیں، وہ اس وجہ سے کہ ابھی یکجہتی کمیٹی بنی ہے کشمیر پر، اس میں اس ہاؤس کے تقریباً پچیس لوگ ہیں اور ہر پارٹی سے ایک ایک بندہ ہے لیکن پاکستان پیپلز پارٹی کو ہمیشہ سی ایم صاحب، جب آپ بناتے ہیں کمیٹیاں، اس میں تمام کی Equality ہوتی ہے لیکن جب سی ایم صاحب بناتے ہیں، اس میں پیپلز پارٹی کا کوئی Role نہیں ہے، کشمیر یکجہتی کمیٹی پر جو ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے تو سر! اس میں میرا یہ احتجاج ہے کہ آپ سی ایم تک یہ احتجاج میرا پہنچائیں کہ پاکستان پیپلز پارٹی کو ہر معاملے میں Ignore کیوں کیا جاتا ہے؟ مسئلہ جو ہے آپ نے چور اچکے، ڈاکو سارے اندر ڈال دیئے ہوئے ہیں، اب آپ کے پاس ایک سال کا جو ٹائم آپ نے لے لیا ہے اور اس ٹائم میں بھی اگر ہمارا ملک ترقی کی طرف نہیں جا رہا ہے اور آپ بلاول صاحب کے پیچھے بھی بات کرتے ہیں، ہم اس کا جواب نہیں دیتے ہیں کہ آپ ہمارے چیف ایگزیکٹیو ہیں، یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں ورنہ باتیں کرنا تو ہمیں بھی آتی ہیں کہ ہم ہاؤس کو سر پر اٹھالیں، ایک بندہ بھی پیپلز پارٹی کا ہو تو وہ سب پر بھاری ہے لیکن جناب سپیکر صاحب! ہم اس کی بھی مذمت کرتے ہیں کہ چیف ایگزیکٹیو صاحب جو ہیں، آپ کا یہ لیول نہیں ہے کہ آپ بلاول صاحب کے بارے میں اس قسم کی باتیں کریں، میں اس کی بھی مذمت کرتی ہوں لیکن بلاول صاحب کے بعض معاویہ میں آپ پاکستان پیپلز پارٹی کو ہر کمیٹی میں، جو کمیٹی وہ بناتے ہیں، اس میں وہ ہم کو Ignore کرتے دیتے ہیں، جس پر مجھے سخت اعتراض ہے کہ کشمیر کا ایجنڈا جو ہے،

کشمیر سب کا ایجنڈا ہے اور اس کے لئے شملہ معاہدہ اگر کیا ہے تو وہ شملہ معاہدہ ذوالفقار علی بھٹو نے کیا ہے، اس کے لئے نوے ہزار قیدی اگر چھڑوائے ہیں تو وہ ذوالفقار علی بھٹو صاحب نے چھڑوائے ہیں، کشمیر کے معاملے پہ انہوں نے سلامتی کونسل میں پھاڑ دیئے تھے اپنے کاغذات اور انہوں نے کہا تھا کہ I don't want to waste the time in this House جہاں پر میرے لوگوں کو جو ہے تو وہ میں ٹائم کو Waste نہیں کرنا چاہتا ہوں لیکن جناب سپیکر صاحب! یہ کشمیر کا مسئلہ ہے اور کشمیر کے مسئلے پر جب تک آپ تمام پارٹیوں کو چاہے وہ فیڈرل میں ہیں چاہے وہ صوبے میں ہیں، جب تک آپ ان کو اعتماد میں نہیں لیں گے، آپ کشمیر کے مسئلے پر کوئی بات آگے بڑھا ہی نہیں سکتے ہیں اور نہ کسی بات کو آگے لے جا سکتے ہیں، جب تک آپ کے ساتھ تمام پارٹیاں Onboard نہیں ہوں گی۔ آج بھی ہندوستان ہمارا مذاق اڑا رہا ہے، ہمارا کیا ہے، ہم نے تو یہ بات کرنی ہے کہ کل جیسے کشمیر کے معاملے پر بات ہوئی، ریزولیوشن ہم لوگوں نے آپ کے ساتھ پاس کی لیکن ابھی تک پرائم منسٹر نے جو ہے، ہماری فیڈرل کی جو Unity ہے، جو اپوزیشن کے ساتھ ہے، وہ بابک صاحب آپ کو Explain کر دیں گے لیکن میرا گلہ جو ہے وہ چیف ایگزیکٹیو تک آپ نے پہنچانا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> میرے خیال میں نگہت بی بی، شاید یہ Overlook ہو سکتا ہے، Intention نہیں ہو سکتی، میں ان شاء اللہ ضرور اس پر بات بھی کروں گا اور اس کو Ensure بھی کروں گا کہ پیپلز پارٹی کی بھی اس کمیٹی میں نمائندگی ہونی چاہیئے، یہ Overlook ہو سکتا ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> یہ ہمیشہ صرف پیپلز پارٹی کے ساتھ ہوتا ہے، جب آپ کمیٹیز بناتے ہیں، آپ اس میں تمام کی Equality کو رکھتے ہیں کہ یہاں سے بھی بندہ ہو، یہاں سے بھی بندہ ہو، یہاں سے بھی بندہ ہو۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کا پوائنٹ آگیا ہے، ان شاء اللہ آپ کی نمائندگی ہوگی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> تو چیف ایگزیکٹیو کا ہمارے ساتھ کیا مسئلہ ہے، اگر وہ عمران خان صاحب کو خوش کرنے کے لئے یہ کرتے ہیں کہ میں نے پیپلز پارٹی کو، جیسے آپ وہاں پر زور دے رہے ہیں، یہاں پر ہم اس کو کھڈے لائن لگا دیں گے تو یہ تو مناسب نہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> دیکھیں اگر پی ایم ایل (این) کی نمائندگی اس میں ہے، جے یو آئی کی ہے، اے این پی کی ہے، ساری پارٹیوں کی ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر!اس وقت دو پارٹیاں جو ہیں تو ٹھیک ٹاک آپ ان کو رگڑا دے رہے ہیں، مطلب وہ پارٹیاں پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ (نون)، ان کی لیڈرشپ کے ساتھ جو ہو رہا ہے، کل زرداری صاحب کو جس حالت میں پمز ہسپتال لے جایا گیا، سر! اس میں مجھے شرم آتی ہے کہ میں کہوں کہ ایک ایسا لیڈر کہ جس نے پاکستان کے لئے 'پاکستان کھپے' کا نعرہ لگایا اور اس کو اس وقت لے جایا گیا ہاسپٹل جبکہ وہ بالکل ایسی حالت میں تھے کہ وہ چل بھی نہیں سکتے تھے۔ جناب سپیکر صاحب!آپ بالکل اتفاق کریں،آپ بالکل ان کو رگڑا دیں،آپ بالکل جو لوٹی گئی دولت ہے، وہ دولت اگر انہوں نے لوٹ لی ہے، وہ واپس ان سے لیں لیکن جناب سپیکر! یہ کام نیب کا ہے، یہ کام عدالتوں کا ہے، یہ کام اعجاز شاہ بریگیڈیئر ریٹائرڈ کا نہیں ہے کہ وہ دھمکی دے کہ لوٹی ہوئی دولت دو، اس کا مطلب یہ ہے کہ پرائم منسٹر کے کہنے پر بریگیڈئیر اعجاز شاہ اور میں اس کو تنبیہہ کرتی ہوں کہ دوبارہ اگر اس نے زرداری صاحب کا نام لیا کہ دولت دو اور اپنی جان چھڑاؤ تو میں اس کے خلاف کیلئے روڈ پر بیٹھ کر اس کا پتلا بھی جلاؤں گی اور اس کے پیچھے جو ہے تو وہ بھی کروں گی، وزیر داخلہ، اس کا مطلب یہ ہے کہ وزیر داخلہ کو آپ نے اس لئے لگایا ہے کہ وہ تمام پارٹیوں کا احتساب کرتا پھرے، یہ عدالتوں کا کام ہے جناب سپیکر صاحب! اور اس کے علاوہ میں کہتی ہوں کہ جو جو لیڈرشپ بیمار ہے، ان سب کو ہسپتال بھیجیے۔

جناب ضیاء اللہ خان (مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): سر! سر!

جناب سپیکر: جی بنگش صاحب!

(مداخلت)

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سر! دیکھیں ادارے آزاد ہیں۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: جی۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ادارے آزاد ہیں۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: نگہت بی بی! آپ کی بات ہو گئی۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر! میں یہ کہوں گا کہ ادارے آزاد ہیں، ادارے اپنا کام کر رہے ہیں، اس میں پرائم منسٹر کا یا وزیر داخلہ کا تو کوئی کام ہی نہیں ہے، وہ تو جتنی یہ کارروائیاں ہو رہی ہے، ان کے

ماضی میں جو کچھ کیا گیا ہیں، اس Base پہ کارروائیاں ہو رہی ہیں، اس میں تو حکومت کا یا کسی اور کا کوئی کام نہیں ہے، ادارے آزاد ہیں، ادارے اپنا کام کر رہے ہیں، جس نے جتنا گند کیا ہو گا، اس گند کا اس کو جواب دینا پڑے گا، اب پرائم منسٹر پر یا وزیر داخلہ پر آپ تنقید کر رہے ہیں تو یہ تو غلط بات ہے، ایک طرف آپ کہہ رہے ہیں کہ جی حکومت یہ کر رہی ہے حکومت وہ کر رہی ہے، جب حکومت آپ کو کلیئر کروا رہی ہے کہ اس طرح کچھ نہیں ہے، ادارے اپنا کام کر رہے ہیں تو اداروں کو اپنا کام کرنے دیں، عدالتوں کو اپنا کام کرنے دیں، ایک طرف جب عدالتیں اپنا کام شروع کر دیتی ہیں تو اس وقت آپ * + + + +آپ لوگ شروع کر دیتے ہیں۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: جی بابک صاحب!

(مداخلت)

<u>جناب سپیکر</u>: یہ الفاظ Expunge کرتا ہوں میں، یہ الفاظ میں Expunge کرتا ہوں۔

<u>جناب سردار حسین</u>: شکریہ سپیکر صاحب! میں یہی آپ سے ریکویسٹ کرنے والا تھا کہ ہمارے وزیر تعلیم صاحب نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں، ان کو حذف کیا جائے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: میں نے کر دیئے ہیں جی۔

<u>جناب سردار حسین</u>: اور ہمارے وزیر تعلیم صاحب کو، اس کو تو ضرور Expunge ہونا چاہیئے۔ جناب سپیکر! آپ نے کل بھی یہاں پر کہا تھا اور آج بھی آپ نے کہا کہ وزیر اعظم صاحب نے اعلان کیا ہے کہ بارہ بجے آج ساری قوم جو ہے وہ آدھا گھنٹہ کھڑی ہو گی یکجہتی کیلئے، جناب سپیکر! ہمارا تو اول دن سے یہی مطالبہ رہا ہے کہ قومی ایشوز پر اپوزیشن اور حکومت کا مؤقف ایک ہے اور اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے جناب سپیکر! لیکن بد قسمتی یہ ہے کہ کل بھی میں نے یہاں پر بات کی تھی کہ وزیر اعظم صاحب جب امریکہ سے واپس آئے تو اس کو پارلیمان اور ساری قوم کو اعتماد میں لینا چاہیئے تھا، اگر وزیر اعظم صاحب پارلیمان کو اور ساری قوم کو اعتماد میں لیتے تو شاید، ہم نے قومی اسمبلی اور سینیٹ کے جوائنٹ سیشن کو بھی دیکھا، وہ اتنا منتشر نہ ہوتا، وہ اتنا Split نہ ہوتا۔ جناب سپیکر! وزیر اعظم صاحب نے جب یہ اعلان کیا ہے تو کرنا اس کو یہ

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

چاہیئے تھا کہ اس کو لیڈر آف اپوزیشن کو بٹھانا چاہیئے تھا، قومی اسمبلی میں تمام سیاسی جماعتوں کے پارلیمانی لیڈرز کو بٹھانا چاہیئے تھا اور پھر ایک متفقہ سٹینڈ لینا چاہیئے تھا اور ایک اعلان کرنا چاہیئے تھا، اب ظاہر ہے کشمیر کا مسئلہ ہے، ہم وزیراعظم کے اعلان کا اسی لئے پابند نہیں ہے کہ ہمارا ایک کھلا اختلاف ہے، کل ہم نے اس کا ذکر بھی کیا ہے جناب سپیکر! تو میں یہی ریکویسٹ کروں گا آج حکومتی ممبران سے کہ یہ تاثر نہیں جانا چاہیئے کہ اپوزیشن اس واک میں آج شامل نہیں ہو رہی ہے اور اس کی بنیادی وجہ صرف یہی ہے کہ سولو فلائٹ سے، بغیر Collective wisdom سے، مشاورت سے قومی ایشوز جو ہیں، وہ Solve اور Resolve نہیں ہوتے جناب سپیکر! یہ بات ان کو سمجھنی چاہیئے، اب کون، لیڈر آف دی اپوزیشن ان دی پارلیمنٹ، وہ وزیراعظم کے اعلان کا پابند تو نہیں ہے نا؟ ان کی اپنی پارٹی ہے، تمام سیاسی جماعتوں کی اپنی پارٹیاں ہیں اور پارلیمانی لیڈرز ہیں، ان پارٹیوں کے تمام ممبران اپنی اپنی پارٹیوں کے پابند ہیں جناب سپیکر! لہذا کشمیر کے مسئلے پر حکومتی مؤقف سے ہمارا اختلاف ہے اور ہم بارہا کہہ رہے ہیں کہ بدقسمتی سے آج ہمیں کہنا پڑ رہا ہے کہ ہندوستان کو یہ میسج جائے، دنیا کو یہ میسج جائے لیکن ہمارے ملک کی حکومت نے کشمیر کا سودا کیا ہے سودا، اور قوم میں بلاوجہ اشتعال پھیلا رہے ہیں کہ ہم جنگ کریں گے، ہم حملہ آوری کریں گے، آخری قطرے تک لڑیں گے، ہم کس طرح ابھی لڑیں گے؟ جنگ ایک جیتا ہے دوسرا ہارا ہے، اب جنگ تو تب ہوتی ہے جب میچ ہو، میچ کا تو فیصلہ ہو چکا ہے، * + + + + + + + + + اب ہم کہتے ہیں کہ اگر ہندوستان نے حملہ کیا، ہندوستان کیوں حملہ کرے گا، کس لئے وہ حملہ کرے گا؟ جو ہندوستان نے کرنا تھا، وہ ہندوستان نے کر لیا ہے، وہ کر لیا ہے، لہذا اگر حکومت پاکستانی قوم، کشمیری عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کرتے ہیں، اپوزیشن حکومتی اسی حس کو ہم جو بھی چال کہیں، ہتھکنڈا کہیں یا میں اگر یہ کہوں، Exploitation کہیں، دھوکہ کہیں، ہم حکومتی اس میں نہیں آ رہے ہیں، لہذا اس کو قومی سطح پر Split نہ سمجھا جائے، ہمارا ایک اصولی اختلاف ہے، اس اصولی اختلاف کی وجہ سے آج ہم وزیراعظم کی کال پر اس واک میں شامل جناب سپیکر! نہیں ہو رہے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> بابک صاحب! میں گزارش یہ کروں گا کہ یہ ایک قومی مسئلہ ہے، عمران خان کا یا کسی ایک جماعت کا مسئلہ نہیں ہے اور کل اسی فلور پر لیڈر آف دی اپوزیشن نے اس 'کاز' کی بھی بھرپور حمایت کی

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیے گئے۔

اور اس واک کی بھی حمایت کی اور یہ ایشورنس دی کہ ہم ساری اپوزیشن اس میں شریک ہوں گے، یہی پر، اسی فلور پر کل بات ہوئی تھی، تو میری آپ سے گزارش ہے کہ سیاسی بیان ایک طرف سے، دوسری طرف سے وہ اپنی جگہ ہوتے رہتے ہیں لیکن اس مسئلے کو ہمیں Politicize نہیں کرنا چاہیئے، ہمیں واک میں شامل ہونا چاہیئے، ہم عمران خان کو نہیں بتا رہے واک میں شامل ہوکے، ہم دنیا کو یہ بتا رہے ہیں کہ کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کے ساتھ جو ظلم و زیادتی ہو رہی ہے، پاکستان کی عوام بحیثیت قوم ان کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہیں تاکہ اس کو Media hype ملے، پوری دنیا اس کو دکھائے کہ پاکستانی، اس سے کیا ہوگا کہ ایک تو اس ایشو کو انٹرنیشنل سطح پر مزید پذیرائی ملے گی اور دوسرا کشمیری عوام کا کچھ حوصلہ بلند ہوگا کہ ہم جو یہاں پر قربانیاں دے رہے ہیں، خوراک نہیں ہے، بچوں کیلئے دودھ نہیں ہے پچھلے اٹھارہ بیس دنوں سے بلکہ زیادہ عرصے سے اور جس طرح وہاں پر نوجوانوں کو شہید کیا جا رہا ہے، اغواء کیا جا رہا ہے، لوگ نقل مکانی پر بھی مجبور ہو چکے ہیں، تو اس لئے میری آپ سے اس چیئر کی طرف سے گزارش ہوگی کہ آپ سارے اس واک میں ضرور شرکت کریں۔

<u>جناب سردار حسین</u>: سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر</u>: جی بابک صاحب!

<u>جناب سردار حسین</u>: جناب سپیکر! آپ کی ریکویسٹ سر آنکھوں پر لیکن ہم نہیں دیکھ رہے ہیں، آپ صحیح فرما رہے ہیں کہ یکجہتی کا اظہار ہونا چاہیئے، دیکھیں یہ ایک المیہ ہے، میں مسلم لیگ کی وکالت ہرگز نہیں کروں گا لیکن ہم سیاسی کارکن ہیں، یہ ملک ہمارا ہے اور ہم اس ملک کے ہیں، کشمیر کا مسئلہ ہوا، یہ نہیں ہونا چاہیئے تھا، یعنی ایک عورت ذات کو آپ کشمیر کے مسئلے کے بعد Arrest کرتے ہیں، مریم نواز کو آپ Arrest کرتے ہیں، قومی اسمبلی میں اور جوائنٹ سیشن میں جو تاثر آپ خود دنیا کو دینا چاہ رہے ہیں جناب سپیکر! یہ کیا میسج ہے، انتظار نہیں کیا جا سکتا تھا، ایک دو مہینے انتظار؟ یہاں، یعنی ہمارے ملک کا تو ایسا مذاق اڑایا جا رہا ہے، ایک جج بیٹھا ہوا ہوتا ہے ڈیوٹی پر، سماعت ہو رہی ہوتی ہے، Hearing ہوتی ہے، ادھر WhatsApp پر میسج آجائے گا کہ آپ کام چھوڑ دو، آپ کی ٹرانسفر ہو گئی ہے۔ جناب سپیکر! مذاق تو ہمارا اڑایا جا رہا ہے لیکن چونکہ ہم پارٹیوں کے پابند ہیں، پھر بھی آپ کی ریکویسٹ کو میں 'آنر' کرتا ہوں، آپ ہمیں ایک دس منٹ دے دیں، ہم اپنی پارٹیوں سے دوبارہ رابطہ کرتے ہیں، ہم کبھی بھی ملک کی خاطر، قوم کی خاطر، ملک کی سلامتی کی خاطر کبھی بھی اپوزیشن جذبات کا شکار نہیں ہوگی جناب سپیکر! لیکن حکومتی

بچوں کو اور حکومتوں کو، حکومت کو اپنی رویوں پہ اور اپنے طریقوں کو Revisit کرنا چاہیئے، حکومت کو اپنے رویوں پہ اور اپنے طریقوں پہ، اس کو Revisit کرنا چاہیئے، اس کو Revisit کرنا چاہیئے۔ جناب سپیکر! یکجہتی کا عمل جو ہے ابتداء ادھر سے ہو گا ادھر سے تو نہیں ہو گا، ادھر سے آپ بھی دیکھ رہے ہیں یعنی میں اس صوبائی اسمبلی کی بات نہیں کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> کشمیر پہ اگر ادھر سے بھی ہوتا ہے تو یہ بہت بڑی بات ہو گی۔

<u>جناب سردار حسین:</u> جی سر؟

<u>جناب سپیکر:</u> کشمیر پہ اگر یکجہتی کا اظہار یہاں لفٹ سائیڈ سے بھی ہوتا ہے تو یہ بہت بڑی بات ہے، بہت بڑی بات ہے، اچھا میسج جائے گا، آپ ایسا کریں جو آپ۔۔۔۔۔

<u>جناب سردار حسین:</u> نہیں ہم کرتے ہیں، ہم کرتے ہیں، آپ ہمیں ایک دس منٹ دے دیں، ایک دس منٹ آپ ہمیں دے دیں، ہم دوبارہ رابطہ کرتے ہیں کیونکہ جناب سپیکر! ہم سیاسی کارکن ہیں، ہم پارٹیوں کے پابند ہیں، ہم یہاں پہ آزاد حیثیت سے نہیں آئے ہیں، ہماری اپنی ذاتی رائے ہو سکتی ہے لیکن ہم اب پارٹیوں کے پابند ہیں، لہذا آپ ہمیں ٹائم دے دیں سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ جو جو پارلیمنٹری لیڈرز ہیں، وہ چلے جائیں، باقی میں ان کو پوائنٹ آف آرڈر دیتا ہوں اور ہم جاری رکھتے ہیں۔ جی بنگش صاحب!

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کو بھی دیتا ہوں، جی نلوٹھا صاحب، پہلے نلوٹھا صاحب بولیں۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ پوری قوم، اس ملک میں جتنی بھی سیاسی جماعتیں ہیں، کشمیر کے ایشو پہ سب اکٹھے ہیں اور ہر کوئی پاکستانی بچہ ہو یا بڑا ہو، کشمیریوں کے ساتھ یکجہتی پہ کسی قسم کا ہمارا نہ کوئی اعتراض ہے اور نہ ہی ہم اس سے پیچھے ہٹیں گے لیکن جناب سپیکر صاحب! اگر دیکھا جائے تو <u>5 دسمبر</u> (5 اگست) کا فیصلہ، انڈیا نے جو فیصلہ کیا ہے، ایک غیر آئینی غیر قانونی جو قانون مسلط کیا گیا ہے، اس کی پوری دنیا میں عالم اسلام میں اور پاکستان میں بھی ہر طرح کی مذمت کی جارہی ہے، اگر دیکھا جائے تو گزشتہ تیس سالوں میں ستر ہزار سے زائد کشمیریوں نے قربانیاں دی ہیں، جو اب بھی جاری ہیں اور سپیکر صاحب! ابھی یہ جو تحریک ہے، اس فیصلے کے بعد جو جذبہ کشمیریوں میں اور عالم اسلام میں پیدا ہوا ہے جہاد کا، اس کو انڈیا نہیں روک سکے گا اور اگر دیکھا جائے تو اس وقت

پاکستان میں پاکستان تحریک انصاف کی گورنمنٹ ہے، وزیراعظم آپ کا ہے، صوبے میں آپ کی حکومت ہے، اب اس یکجہتی کو برقرار رکھنا موجودہ حکومت کی ذمہ داری ہے، موجودہ حکومت کو چاہیئے کہ وہ پورے ملک کی سیاسی جماعتوں کو ساتھ لے کر چلے، وزیراعظم صاحب نے جب یہ فیصلہ کیا تو انہیں چاہیئے تھا کہ وہ اپوزیشن لیڈر کو بھی اعتماد میں لیتے اور تمام سیاسی جماعتوں کے قائدین کو بھی اعتماد میں لے کر کشمیر کی یکجہتی کو برقرار رکھنا وزیراعظم صاحب کی ذمہ داری تھی، جو انہوں نے نہیں کیا۔ آج شاید بابک صاحب کو یہ جو بات یہاں پر کرنا پڑی، یہ اسی سلسلے کی ایک کڑی تھی، جناب سپیکر صاحب! کوئی بھی پاکستانی چاہے اس کا جس جماعت سے بھی تعلق ہو، وہ کشمیر 'کاز' کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے سے کبھی پیچھے نہیں ہٹے گا اور پاکستان مسلم لیگ (نون) ان شاء اللہ سب سے آگے ہو گی اور سپیکر صاحب! آپ دیکھیں جب مسئلہ کشمیر کا یہ ایشو اٹھا اور مریم نواز صاحبہ نے مظفر آباد میں کشمیریوں کی یکجہتی کے لئے ریلی نکالنی تھی، وہاں پہ جانا تھا اور اس سے پہلے پہلے اسے Arrest کر لیا گیا تو یہ حکومت کیا تاثر دے رہی ہے، اپنے ملک کے عوام کو یکجا کرنا، تمام سیاسی جماعتوں کو اکٹھا رکھنا حکومت کی ذمہ داری ہے جس میں اس نے Role ادا نہیں کیا۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، تھینک یو، بنگش صاحب۔

<u>جناب کامران بنگش (معاون خصوصی برائے سائنس اینڈ ٹیکنالوجی وانفارمیشن ٹیکنالوجی):</u> تھینک یو مسٹر سپیکر، میں سب سے پہلے تو آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اپوزیشن رہنماؤں کا بھی کہ ایک طرف سے وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم کشمیر کی 'کاز' میں کھڑے ہیں کشمیریوں کے ساتھ اور دوسری طرف حیلے بہانے بنا کر Illogical باتیں کر کے وہ یہ پیغام دینا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔

(مداخلت)

<u>معاون خصوصی برائے سائنس اینڈ ٹیکنالوجی وانفارمیشن ٹیکنالوجی:</u> ہمت پیدا کریں، ہمت پیدا کریں ابھی تو بات شروع ہوئی ہے، ابھی حقائق سنیں آپ، حقائق سنیں آپ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> دیکھیں ان کو جواب تو دینے دیں نا، وہ گورنمنٹ کی طرف سے جواب تو دیں گے نا؟ نہیں نہیں دیکھیں، گورنمنٹ کی طرف سے جواب کا حق حاصل ہے ان کو، جواب کا حق حاصل ہے ان کو، جی کامران بنگش صاحب!

<u>معاون خصوصی برائے سائنس اینڈ ٹیکنالوجی وانفارمیشن ٹیکنالوجی:</u> مسٹر سپیکر! مسٹر سپیکر! کشمیری عوام، کشمیری عوام، کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے، جو پاکستان کی وجود کو Accept کرتے ہیں۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: دیکھیں بات سنیں، میری عرض سنیں، ادھر سے آپ نے جو مرضی ہے بات کرلی ہے، وہ بھی جو مرضی ہے بات کر سکتے ہیں، یہ کوئی قدغن نہ آپ پہ ہے نہ ان پہ ہے۔

معاون خصوصی برائے سائنس اینڈ ٹیکنالوجی و انفارمیشن ٹیکنالوجی: جو پاکستانی پاکستان کے وجود کو Accept کرتا ہے، جو پاکستانی پاکستان کے آزادی کو Accept کرتا ہے، وہ یہ سمجھتا ہے کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے اور آج کا یہ میسج، آپ ایک طرف یکجہتی کی بات کرتے ہیں، آج یہ میسج اسی لئے دیا جارہا ہے کہ ہم ایک قوم ہیں، جب کشمیر کی بات آتی ہے تو ہم ایک ہیں، یکجا ہیں لیکن کل اسی ہاؤس میں یہ بات ہوئی کہ ہم حکومت کے ساتھ ہوں گے، آج یہ بات ہو رہی ہے کہ ہماری اپنی سیاسی جماعت ہے، ہم خود سیاسی کارکن ہیں، یہ آپ کیا پیغام دینا چاہتے ہیں کہ ہماری سیاست ایک قومی ایشو سے بالاتر ہے، آپ جواب دیں اس بات کا، ہم الحمد للہ پاکستان تحریک انصاف کے اگر اس سائیڈ پہ اسمبلی کے ممبران ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

معاون خصوصی برائے سائنس اینڈ ٹیکنالوجی و انفارمیشن ٹیکنالوجی: یا پاکستان تحریک انصاف کے کارکنان ہوں، وہ الحمد اللہ اتنی بڑی تعداد میں ہیں کہ ہمیں آپ کی ضرورت نہیں ہے، ہم یکجا ایک پیغام دے سکتے ہیں (تالیاں) کہ ہم کشمیر کے ساتھ ہیں لیکن آپ کو میں یاد دلا دینا چاہتا ہوں، نلوٹھا صاحب! آپ بھی سنیں کہ جب بات ہوئی تو کس نے کہا تھا کہ ہم پنجاب کی غلامی نہیں مانتے، کس نے کہا تھا کہ ہم پنجاب کے خلاف ہیں؟ پاکستان تحریک انصاف نے یہ بات نہیں کی تھی، آپ ہی کی بنچز میں یہ بات ہوئی تھی جن کو آج درد چڑھا ہے کہ مریم نواز کو گرفتار کیا گیا ہے، مریم نواز کو کیوں گرفتار کیا گیا ہے؟ یہ آپ کو بھی پتہ ہے اور آپ کو بھی پتہ ہے کہ جب وہ نیب کے سامنے کسی سوال کا جواب نہیں دینا چاہتی، جب وہ کہتی ہے کہ مجھے دادا کی طرف سے شیئرز ملے ہیں اور شیئرز 2008 میں اور دادا 2004 میں وفات پاگئے ہو، آپ ہاؤس کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں، آپ عوام کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں، آپ نے مذاق بنایا ہوا ہے، آپ پھر کہتے ہیں کہ روایات کی بات کریں، ہم نے روایات بھی دیکھی ہیں اس ہاؤس کی، آپ بابک صاحب! میرے بڑے بھائی ہیں کہ جب آپ پہلے اجلاس میں اٹھے اور آپ نے جس طرح کی غیر روایتی، غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کیے، وہ بھی اس ہاؤس کا ریکارڈ ہیں، آپ بھی نکالے اور سارا ہاؤس بھی نکالے، اپوزیشن لیڈر صاحب نے جو بات کی اس دن، وزیر اعلیٰ صاحب کو مذاق میں انہوں نے ایڈریس کیا کہ ہمیں کشمیری نہ سمجھیں،

کیا کشمیری ہم سے علیحدہ ہیں، کیا کشمیری اس پاکستان کا حصہ نہیں ہیں؟ (تالیاں) آپ اس طرح کی باتیں کرتے ہیں، کشمیریوں کی دل آزاری کرتے ہیں، آپ پاکستانی عوام کی دل آزاری کرتے ہیں اور پھر آپ کہتے ہیں کہ ہم کشمیر کے ساتھ کھڑے ہیں، آپ ہی کے اپوزیشن لیڈر نے پرسوں وزیر اعلیٰ صاحب کو ایڈریس کر کے کیا بات کی، آپ وہ بھول گئے، آپ میں سے کسی کی غیرت نہیں جاگی، آج جب کشمیر کی یکجہتی کی بات ہو رہی ہے تو آپ یہ بات کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر! آپ ان کو یاد دلاتے رہیں، ہم بھی ان کو یاد دلاتے رہیں گے کہ اشتعال انگیز بات یا عوام کو کس نے اعتماد میں نہیں لیا، آپ کے لیڈران نے ہاؤس میں کھڑے ہو کر بات کی، پھر ہمارے لیڈر نے کہا کہ کیا میں حملہ کر دوں تو سب کی بولتی بند ہو گئی۔۔۔۔۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: کر دو۔

<u>معاون خصوصی برائے سائنس اینڈ ٹیکنالوجی وانفارمیشن ٹیکنالوجی</u>: ہم جمہوری لوگ ہیں، ہم پر امن لوگ ہیں، یو این سیکورٹی کونسل کی جوائنٹ ڈیکلیریشن میں کیا بات تھی، وہ کوئی نہیں بولتا یہاں پہ، دنیا کے سب سے بڑے فورم پہ پاکستان نے وہ آواز بلند کی، آپ سب بھول گئے اس بات کو، آپ کی غیرت آج جاگ جاتی ہے جب قومی یکجہتی کی بات ہوتی ہے کہ ہم یہاں آدھا گھنٹہ اپنے کشمیری بھائیوں اور بہنوں کے لئے کھڑے ہوں گے، مسٹر سپیکر! یہاں پہ بات ہوئی، ضیاء اللہ بنگش صاحب کی بات کو حذف کیا گیا تو میں یہ بھی کہتا ہوں کہ بابک صاحب کی بات کو بھی حذف کیا جائے، انہوں نے کہا کہ * + + + + +، + + + + + + + +، * (تالیاں) * + + + + ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: واقعی یہ بات درست ہے چونکہ ہم نہیں مانتے اس بات کو کہ * +، اس لئے میں اس کو بھی Expunge کرتا ہوں۔

<u>معاون خصوصی برائے سائنس اینڈ ٹیکنالوجی وانفارمیشن ٹیکنالوجی</u>: مسٹر سپیکر! حقائق کو توڑ مروڑ کر حقائق کے برعکس باتیں کرنا یہ ایک قومی 'کاز' کو، نیشنل 'کاز' کو نقصان پہنچانے کے مترادف ہے، میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں، نیب کا قانون آپ لوگ لے کر آئے ہیں، نیب کا چیئرمین آپ لوگ لے کر آئے ہیں، ابھی بھی ہمت پیدا کریں، اگر نیب کے قانون میں امنڈمنٹس چاہئیں تو آپ آجائیں سامنے، ہم آپ کے ساتھ تیار ہیں، اگر آپ کو نیب کے اوپر، نیب کے قانون کے اوپر اعتراض ہے تو پہلے اس ہاؤس میں کھڑے ہو جائیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: وائنڈاپ،پلیز۔

معاون خصوصی برائے سائنس اینڈ ٹیکنالوجی وانفارمیشن ٹیکنالوجی: پہلے اس ہاؤس میں کھڑے ہو جائیں اور معافی مانگیں، قومی اسمبلی میں بھی معافی مانگیں، سینیٹ میں بھی معافی مانگیں کہ ہم نے یہ غلط کیا تھا، ہم آپ کے ساتھ ہیں،آئیں نیب کے قانون میں بھی امنڈمنٹس لاتے ہیں۔

Mr. Speaker: Thank you, thank you Bangash Sahib. The sitting is adjourned till 10:30 am Monday 16th September 2019.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 16 ستمبر 2019ء صبح ساڑھے دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)

(نوٹ): اسمبلی سیکرٹریٹ کے اعلامیہ No.PA/Khyber Pkhtunkhwa/Bills/2019/6765 dated 11-09-2019 کے روسے بروز سوموار مورخہ 16 ستمبر 2019 صبح ساڑھے دس بجے تک کے لئے ملتوی شدہ اجلاس کو بروز جمعرات مورخہ 12 ستمبر 2019 دوپہر دو بجے طلب کیا گیا۔